# ادبیات

## غزل

جناب الم مظفر نگری

لیے چہرے پہ زلفیں جب وہ لالہ فام آئے گا    نہ صبح آئے گی پھر اور نہ وقتِ شام آئے گا
وہی لے کر متاعِ لذتِ بے نام آئے گا    جو دیوانہ کہ اُن کی بزم سے ناکام آئے گا
مدد کو کون وقتِ گردشِ ایام آئے گا    جو کام آیا بھی تو کچھ یہ دلِ ناکام آئے گا
یہ کیوں محفوظ رکھوں میں اسے آغوشِ مژگاں میں    کسی دن یہ سرشکِ غم بہت کچھ کام آئے گا
بدل دے گا جو دم بھر میں نظامِ بادہ آشامی    کوئی ایسا بھی ساقی تشنہ کامِ جام آئے گا
گلستاں میکدہ بن جائے گا اب کی بہاروں میں    سرِ شاخِ چمن ہر پھول بن کر جام آئے گا
محبت میں زلیخا اور ایسا عزم بے معنیٰ    نہ یہ سمجھی وفائے عشق پہ الزام آئے گا
مصیبت آشنا ہوں میں ازل سے اے چمن والو    مجھے آرام آیا بھی تو زیرِ دام آئے گا
نہیں امید اور آگے بڑھے یہ دورِ مے ساقی    جو آیا بھی تو مجھ تک دورِ دُردِ جام آئے گا
یہ آواز آ رہی ہے اے مسافر حدِ منزل سے    سرِ منزل نہ کوئی طالبِ آرام آئے گا
کبھی جس نے کلیمِ وشتِ ایمن کو نوازا تھا    وہی جلوہ کسی دن پھر لبِ ہر بام آئے گا
سنبھل کر زندگی کی منزلوں میں رکھ قدم غافل    ترے آگے ہر اک آغاز کا انجام آئے گا
ہے جس کی گرمیٔ پرواز آب و دانہ کی خاطر    وہی مرغِ چمن صیاد زیرِ دام آئے گا
وہی ساعت ورودِ حشر کی ہوگی حقیقت میں    لبِ خاموشِ ہستی پہ جب اُن کا نام آئے گا
الم ہے گوش بر آوازِ دشتِ غم کا ہر ذرہ    یقیں ہے آج پھر اُن کا کوئی پیغام آئے گا